سوال

(473) ٹھیکہ تاڑی اور خمر کا درست ہے یا نہیں؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ٹھیکہ تاڑی اور خمر کا درست ہے یا نہیں؟ اور جو شخص کہ ٹھیکہ لیوے اس کی دعوت اور امامت جائز ہے یا نہیں بینوا توجروا۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

تاڑی اور خمر کا ٹھیکہ مثل خرید و فروخت اس کے ہے شرعاً

ما یصلح ثنا یصلح اجرة کذافی کتب الفقه جاز اخذ دین علی کافر من ثمن خمر لصحة بیعه بخلاف دین علی المسلم لبطلانه کذافی التون والشروح الحنفیة لانه مال متقومه فی حق الکافر فملکه المبائع فیحل الا خذ منه قوله لبطلونه لان الخمر لیس بمال متقوم فی حق المسلم فبقی الثمن علی ملک المشتري فلا یحل له اخذه من البائع کذافی الطحطادي وہکذافی الهدایة وغیرہا

پس اس صورت میں مال اور طعام تاڑی و شراب کے ٹھیکہ لینے والے کا حرام اور لینا مال اس کا کھانا کھانا اس کا دعوت اس کی قبول کرنی حرام ہے شرعاً اگر بذریعہ تاڑی اور خمر یا بوجہ اور حرام کے حاصل کیا ہو،

ولا یجیب دعوة الفاسق المعلن لیعلم انه غیر راض بفسقه وکذا دعوة من غالب ماله حرام مالم یخبر انه حلال وبالعکس یجیب ملم من انه لمرام واکل للربوا

وکاسب الحرام لوہدي الیه اداضافه وغالب ماله حرام لایقبل ولا یا کل الی اخر مافی الطحطادي والعالمگیریة وغیرہما من کتب الفقه

اور ایسے شخص مذکور کو امام نہ بنا دے اس لئے کہ یہ فاسق قابل اہانت کے ہے

(کھجور یا تاڑ کا وہ قدرتی رس ہے جس کو نشہ آور بنا لیا جاتا ہے، (مؤلف))

لایقدم الفاسق للامامة کذافی المستملی وغیرہ من کتب الفقه اللہ اعلم.

(سید محمد نذیر حسین عفی عنہ "فتاوی نذیریہ ج ۲ نمبر ۵۵)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

[فتاویٰ ثنائیہ امرتسری]

جلد2ص435

محدث فتویٰ